رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱ / ۳۶ | سوموار ۲۱ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ ، ۸ نبوت ۱۳۶۱ ہش ۸ نومبر ۱۹۸۲ء | نمبر ۲۵۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرما دیا

تحریکِ جدید کے دفتر سوم کی ذمہ داری آئندہ سے لجنہ اماء اللہ پر ہوگی

تحریکِ جدید کی وکالت مال ثانی بیرونی دُنیا میں اس چندے کی ذمہ دار ہوگی

دفتر اوّل و دوم کے وفات یافتگان کے چندے انکے وارث ادا کر کے اپنے بزرگوں کو ہمیشہ کیلئے زندہ رکھیں

میری خواہش ہے کہ دفتر اوّل تحریکِ جدید قیامت تک جاری رہے

مسجد اقصیٰ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ: ۵ نبوت / نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا حضور نے اپنے خطبہ میں تحریک جدید کے دفتر سوم کی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ پر ڈالی اور اس کے چندہ اور چندہ دہندگان کی کمی کو دور کرنے کا ارشاد فرمایا۔ نیز حضور نے فرمایا کہ بیرونی ممالک میں تحریک جدید کے چندہ کی طرف توجہ بہت کم ہے اس لیے وکالت مال ثانی اس امر کی ذمہ دار ہوگی کہ وہ پاکستان سے باہر ممالک میں تحریک جدید کے چندے کی صحیح طرح سے تحریک کرے تاکہ ان ممالک کے لوگ جس قربانی میں حصہ لینے سے اب تک محروم چلے آ رہے ہیں اس میں حصہ لے سکیں۔ حضور نے ایک اہم بات یہ بھی بیان فرمائی کہ تحریک جدید کے دفتر اول و دوم کے جو مجاہدین فوت ہو چکے ہیں ان کے ورثاء اگر ان کے نام پر چندے دے رہے ہیں تو ان فوت شدگان کے نام کو دفتر اول یا دوم سے خارج نہ کیا جائے بلکہ یہ دوست تحریک جدید کے چندہ دہندگان کی فہرست میں بدستور زندہ سمجھے جائیں حضور نے فرمایا میں یہ چاہتا ہوں کہ تحریک جدید کا دفتر اول اور اسی طرح دفتر دوم کبھی ختم نہ ہو اور ان کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے۔

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا تحریک جدید کے آغاز کو آج ۴۸ سال گذر چکے ہیں اور ہم اب ۴۹ ویں سال میں داخل ہو رہے ہیں۔ قادیان میں ۱۹۳۴ء میں جب حضرت مصلح موعود نے سب سے پہلے تحریک جدید کا آغاز کیا تھا تو یہ وہ دن تھے جب فضا احرار کے ان دعووں کی آواز سے گونج رہی تھی کہ وہ مینارۃ المسیح کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے، قادیان کو اس طرح مسمار کر دیں گے کہ قادیان کا نام و نشان مٹا دیں گے اور ایک وجود بھی ایسا باقی نہیں بچے گا جو مسیح موعود کا نام لینے والا ہو۔ فضا میں اس وقت بہت ارتعاش تھا احمدیوں کی طبیعت میں بھی جوش و ہیجان اور ولولہ تھا اور جتنی قوت سے جماعت کو دبانے کی کوشش کی جا رہی تھی اتنی ہی قوت سے وہ اچھلنے کو تیار تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح کی آواز کا انتظار تھا، دل سینوں میں اچھل رہے تھے کہ کب وہ آواز بلند ہو اور وہ بڑھ کر نحن انصار اللہ کہیں۔

حضور نے فرمایا حضرت مصلح موعود نے اس وقت جماعت کی غربت اور اقتصادی حالت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ۲۷ ہزار روپے کی تحریک کی تھی اس میں یہ بھی تاثر تھا کہ اس وقت جماعت کے حالات چندوں کا ایسا مستقل بوجھ برداشت کرنے کے قابل نہیں اس لئے مستقل تحریک نہ جاری کی جائے چنانچہ حضرت مصلح موعود نے ابتداء میں تین سال کے لئے اعلان کیا۔ لیکن اعلان میں کچھ اس طرح کی صورتِ حال پیدا ہوئی کہ احباب یہ سمجھے کہ ایک سال کے لئے یہ تحریک ہے۔ چنانچہ انہوں نے اسی خیال سے بڑھ چڑھ کر چندے لکھوائے۔ سلسلہ کے بعض کلرکوں نے جنکی پندرہ روپے ماہوار تنخواہ تھی تین تین ماہ بعض نے دو دو ماہ کی تنخواہیں لکھوائیں۔ سلسلہ کے بعض بزرگوں نے جو گو جماعتی اعتبار سے اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے لیکن دنیاوی لحاظ سے ان کی تنخواہیں بھی معمولی تھیں۔ ان میں سے حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ۴۵۰ روپے اور بعض دیگر بزرگوں سے حضرت مولانا ابو العطاء صاحب، حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب نے ۵۰، ۵۰ روپے کے وعدے لکھوائے۔ لیکن جب یہ بات کھل کر سامنے آئی کہ تحریک ایک سال نہیں بلکہ تین سال کیلئے ہے تو ایک نے بھی یہ نہیں کہا کہ غلط فہمی میں وعدہ زیادہ لکھوا دیا ہے اسے کم کیا جائے۔ خود حضرت مصلح موعود نے دوستوں کی اس غلط فہمی کے پیش نظر انہیں اجازت دی کہ وہ اپنا وعدہ کم کر دیں لیکن کسی نے کم نہ کیا بلکہ اس توفیق کے حاصل ہونے کے لئے دعا کی درخواستیں ضرور کیں۔ بزرگوں، بچوں، بڑوں بوڑھوں کا یہی عالم تھا۔ جماعت کا کوئی طبقہ اس قربانی میں پیچھے نہیں رہا۔ امراء غرباء سب نے اپنی بلند ہمتوں اور توفیق کے مطابق قربانی دی۔ جوش اور ولولے کا یہ عالم تھا کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اعلان فرماتے تو لوگ دوڑ دوڑ کر پہلے دفتر میں پہنچ کر اپنے چندے لکھواتے۔ ان میں دو تانگے والے محمد رمضان اور محمد بوٹا بھی شامل تھے۔ دونوں جبتک زندہ رہے ایک سال بھی پیچھے نہیں رہے۔ اور پھر ادائیگی میں بھی سابقون الاولون کا معیار قائم رکھا۔ مزدور دل کا یہ عالم تھا کہ چند آنے یومیہ مزدوری کرنے والے نے ۳۰ روپے وعدہ لکھوایا ایک اور غریب بہت ہی کمزور حال دوست نے ۱۰ روپے لکھوایا۔ جہاں قربانی کرنے والوں کا یہ حال تھا وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل بھی اس طرح بارش کی طرح برستے کہ ان کی کایا پلٹ گئی ان کی نسلوں

(باقی صفحہ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۷ نبوت / نومبر:۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت متلی کی وجہ سے ناساز ہے بلڈ پریشر بھی زیادہ ہے احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کو اپنے فضلوں رحمتوں اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا کرے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

- محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کی صحت کے بارے میں کیلیفورنیا سے اطلاع ملی ہے کہ طبیعت اب بہتر ہو رہی ہے لیکن زخم ابھی تک ٹھیک نہیں ہوا۔ احباب سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ (ڈاکٹر لطیف قریشی ربوہ)
- مکرم گیانی عباداللہ صاحب مینجر الفضل کو بخار اور بار بار پاخانہ آنے کی وجہ سے کمزوری لاحق ہو گئی ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

سپینش سب کیلئے!

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ امور طلباء کے زیر اہتمام سپینش زبان سکھانے کی کلاس ہفتہ ۱۳ نومبر سے شروع کی جا رہی ہے۔ خواہشمند اپنا نام معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو لکھوا دیں۔

(مہتمم امور طلباء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۱ر محرم الحرام ۱۴۰۳ھ

۸ر نبوت ۱۳۶۱ ہش

ہمہ گیر معاشرتی فساد اور اس کی اصلاح کا طریق

آجکل معاشرتی برائیاں دور کرنے پر بہت زور دیا جا رہا ہے۔ جس زور شور سے ان برائیوں کو دور کرنے کا تذکرہ ہر طرف سننے میں آ رہا ہے۔ اس سے باشعور طبقہ کی اس پریشانی کی نشاندہی ہوتی ہے کہ معاشرتی برائیاں بڑی سرعت کے ساتھ بڑھتی جا رہی ہیں۔ اور ان کی شدت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے معاشرہ میں کس حد تک بگاڑ پیدا ہو چکا ہے۔ اس کا اندازہ ایک مضمون سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے جو فیصل آباد کے ایک مذہبی ہفت روزہ کی حالیہ اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ صاحب مضمون رقمطراز ہیں:۔

"ہمارے موجودہ معاشرہ میں کس قدر بگاڑ ہے۔ اس کی ہلکی سی جھلک ہمیں ہر روز اخبارات میں مل جاتی ہے۔ ہلکی جھلک اس لئے کہا گیا کہ جرائم کا بہت ہی کم حصہ منظر عام پر آتا ہے اور منظر عام بھی وہی حصہ اخبارات تک راہ پا سکتا ہے۔ جس حد تک پولیس اس کی اجازت دیتی ہے اور پھر اخبارات میں چھپنے والے حصے کا اصل حقائق سے جس قدر تعلق ہوتا ہے۔ وہ بھی کسی باشعور انسان سے پوشیدہ نہیں ہے۔"

معاشرہ میں فساد و بگاڑ کی جو کیفیت ہے اس کی اشاروں ہی اشاروں میں ہلکی سی جھلک دکھانے کے بعد وہ صورت حال پر دلی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے مزید رقمطراز ہیں:۔

"بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ قیام پاکستان سے پہلے ملت کا جو حال تھا وہ آج بھی جوں کا توں برقرار ہے۔ جرائم کی بھرمار قاتلوں راہزنوں کی یلغار، نوجوانوں کا خلفشار اور اس پر آزادیٔ افکار، عیاشی کے اڈوں کی بھرمار ــــ یہی ہمارا سرمایہ حیات ہے اور ترقی کا معیار"

صاحب مضمون نے معاشرہ میں فساد و بگاڑ کی کیفیت کے اس مختصر بیان کے علاوہ ایک ایسی خرابی کی طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ جس سے انسانی کوششوں کے ذریعہ اصلاح احوال کی رہی سہی امید بھی باقی نہیں رہتی۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

"یہ بات روز روشن کی مانند عیاں ہے کہ معاشرے کے اصلاح کنندگان بھی اصلاح طلب ہیں۔ معاشرے کے بگاڑ کی گہرائی اور گہرائی کی کوئی انتہاء نہیں۔ دائیں بائیں آگے پیچھے، اوپر نیچے، ہر سو، ہر جگہ بگاڑ ہی بگاڑ ہے۔"

(المنبر ۱۶ تا ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۲ء صفحہ ۱۱)

اس خرابی کی طرف جس سے اصلاح کی رہی سہی امید بھی ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔ صاحب مضمون نے اس فقرہ میں اشارہ کیا ہے کہ ــ خود معاشرے کے اصلاح کنندگان بھی اصلاح طلب ہیں ــ ظاہر ہے کہ جب وہ لوگ بھی فساد و بگاڑ کا شکار ہو جائیں جن پر اصلاح کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے تو پھر اصلاح ہو تو کیسے ہو۔ اب بقولیکہ ان کی اصلاح کرنیوالا آسمان سے تو آنے سے رہا کیونکہ انہوں نے یہ راستہ اپنے اوپر از خود بند کر لیا ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ذریعہ اصلاح کی اس وقت ہی امید کی جا سکتی ہے جب کچھ ایسے لوگ موجود ہوں جو فساد اور بگاڑ کی زد میں آنے سے بچ رہے ہوں۔ جب وہ بھی اپنی جگہ اصلاح طلب بن جائیں تو پھر ان کی اصلاح کون کرے۔ کیا وہ عوام کالانعام جو ان سے بھی زیادہ کشتۂ تیغ فساد ہوں۔ برائیوں سے بچنے اور نیک راہ اختیار کرنے کی وہی تلقین کر سکتا ہے جس کا اپنا دامن برائیوں سے پاک ہو۔ اگر وہ جس کا اپنا دامن پاک نہیں تلقین کرے گا بھی تو اس کا الٹا اثر ہوگا۔ لوگ یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے ؏

تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

یہ صورت حال انتہائی افسوسناک اور خطرناک ہے اور اس امر پر دال ہے کہ ؎

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس بیل سے
جیلے سب جاتے رہے اک حضرت توّاب ہے

ایسی صورتوں میں خدا تعالےٰ ہی اپنی تقدیر خاص کے ذریعہ اصلاح احوال کا سامان پیدا کرتا ہے۔ بسا اوقات اس کے پیدا کردہ ذریعہ سے فائدہ نہ اٹھانے اور الٹا اس کی مخالفت کرنے کے نتیجہ میں ہی معاشرتی فساد بڑھتا چلا جاتا ہے اور اس کے کسی مقام پر رکنے کی نوبت نہیں آتی۔

سرزمینِ قرطبہ لینے لگی انگڑائیاں

اے بشارت[1]! اے حریم سجدہ ہائے قدسیاں
ظلمتِ شب میں ہے تو اسلام کا روشن نشاں

اے بشارت! تو دعاؤں کا ہے اک شیریں ثمر
اے بشارت! تو پیامِ راحت و آرامِ جاں

اے بشارت! تیرے میناروں سے گونجے گی اذاں
کانپ اٹھیں گے جسے سنکر دلِ تثلیثیاں

اے بشارت! تو بشارت ہے یہاں توحید کی
تیرے دم سے دور ہوں گی کفر کی تاریکیاں

تو نے ارضِ قرطبہ پر پھر اجالا کر دیا
تو خدا کا نور بن کر ہے جہاں میں ضوفشاں

پھر فضاؤں میں ہوئے تکبیر کے نعرے بلند
سرزمینِ قرطبہ لینے لگی انگڑائیاں

دخترِ کعبہ کہوں یا مادرِ اندلس تجھے
پیدا ہوں گی کوکھ سے تیری ہزاروں بیٹیاں[2]

پھر خدا کی حمد کے نغموں کی آئی ہے بہار
قرطبہ کی وادیاں ہیں گلستاں در گلستاں

پیدرو آباد کو ہے ناز اس اعزاز پر
ذرہ ذرہ اس کی دھرتی کا ہوا ہے شادماں

کل جہاں طارق امیرِ لشکرِ اسلام تھا
اب اسی منزل کا ہے طاہر امیرِ کارواں

اب ثریا سے یہاں ایمان لایا جائیگا
اب یہاں دیکھیں گے ہم توحید کے چشمے رواں

اک نہ اک دن رنگ لائے گا شہیدوں کا لہو
اک نہ اک دن غلبۂ اسلام ہوگا پھر یہاں

پھر سے ہے مردہ دلوں میں اک نمودِ زندگی
پھر کوئی ابنِ مسیحا ہو گیا گویا ہر فساں

پھر سے اندلس کی زمیں پر انقلاب آنے کو ہے
پھر محبت ہو رہی ہے کامیاب و کامراں

اے خدا تو حضرتِ طاہر کو اب توفیق دے
ہر قدم بن جائے ان کی فتح و نصرت کا نشاں

اے امامِ وقت تیری حق پرستی کو سلام
کیا لکھوں اے بندہ پرور آپ کے شایانِ شان

عشق کہتا ہے کہ احسنؔ مدعائے دل کہوں
حسن کے آگے مگر تابِ سخن گوئی کہاں

(سید احسن اسمٰعیل گوجرہ)

[1] مسجد بشارت
[2] مسجدیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز کے بعد ذکرِ الٰہی اور دعاؤں کے آداب

(محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب۔ ناظم دارالافتاء۔ ربوہ)

ذکرِ الٰہی اس لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کے تصور سے اس کی عظمت، اس کے جلال، اس کے احسانات اور اس سے اہل اللہ کی محبت کے جلوے دنیا دیکھے۔ یہاں تک کہ ایمان والے ایسے نظر آئیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت سے سرشار ہیں اور ان کی رگ رگ اور ریشہ ریشہ میں اپنے مولیٰ کریم کا پیار سرائیت کئے ہوئے۔ ان کی کوئی آن اللہ تعالیٰ کی یاد سے خالی نہیں ہوتی۔ جو بھی وہ کام کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت بن جاتا ہے۔ کیونکہ ان کے سارے کام اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور اس کی اطاعت کے جذبہ کے تحت ہو جاتے ہیں پھر یہ بھی تو ایک صداقت ہے کہ

ع عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

دعا کا ایک اپنا فلسفہ ہے۔ دعا کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ

"اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ"

کہ دعا عبادت کا مغز اور نچوڑ ہے۔ عبادت کی ساری برکتیں دعا میں سمٹ آتی ہیں۔ دعا کی کیا افادیت ہے۔ اس بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود کی کتاب "برکات الدعا" کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اس وقت میرے مدنظر یہ بتانا ہے کہ نماز باجماعت کے بعد کون کونسے ذکر اور دعائیں مسنون ہیں۔ اور اس بارہ میں احباب جماعت کا طرزِ عمل کیا ہونا چاہیئے۔ نماز بجائے خود ذکرِ الٰہی اور دعاؤں کا مجموعہ ہے اس لئے نماز میں حتی الوسع بکثرت دعائیں کی جانی چاہئیں۔ اس کے علاوہ نماز ختم ہونے کے بعد کی دعائیں اور اذکار ہیں ان میں سے جن مسنون اذکار اور دعاؤں کا احادیث میں ذکر ہے انہیں حدیث کی کتابوں نے بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے اور ایسے اذکار اور ادعیہ کے مختلف مجموعے بھی شائع شدہ ہیں۔ عمومی لحاظ سے اس قسم کے اذکار اور ادعیہ کی تعداد ایک سو سے بھی متجاوز ہے۔ ان میں سے بعض اذکار اور دعائیں مختصر ہیں اور بعض کی عبارت خاصی لمبی ہے پس اس قسم کی روایات سے اگر یہ مراد لی جائے کہ ہر نماز کے بعد اتنے سارے سب ذکر مسنون ہیں تو پھر اس کے لئے خاصا لمبا وقت درکار ہوگا حالانکہ شریعت کا یہ منشاء ہرگز نہیں ہے۔

جیسا کہ بعض روایتوں میں تصریح بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالعموم نماز کے معاً بعد بالکل مختصر ذکر کیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں

"كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ اِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ"

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد کے بعد سلام پھیرتے تو صرف اتنی دیر بیٹھتے جتنی دیر یہ ذکر کرنے میں لگتی۔ اے میرے اللہ تیرا نام سلام ہے اور سلامتی تیری طرف سے ہی عطا ہوتی ہے تو سب برکتوں کا مالک ہے اے جلال والے اور کرم والے خدا

(ترمذی باب مایقول اذا سلّم صفحہ ۳۹
یہ حدیث مسلم، ابن ماجہ، اور مسند احمد بن حنبل میں بھی بیان ہوئی ہے)

اسی طرح حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ نماز کے معاً بعد تین بار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

کہتے اور اس کے بعد وہی الفاظ دہراتے جنکا ذکر حضرت عائشہ رضؓ کی روایت میں ہے۔

(نسائی کتاب الصلوٰۃ باب الاستغفار بعد الصلوٰۃ)

ایک اور روایت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے معاً بعد تین بار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

کہتے پھر اس کے بعد یہ ذکر کرتے

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَلْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"

غرض اس قسم کی مختلف روایات ہیں جن کا صاف مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایک ذکر فرماتے اور کبھی دوسرا۔ البتہ بعض حالات کے تقاضہ کے پیشِ نظر آپؐ نے بعض اوقات لمبے ذکر یا لمبی دعا کا طریق بھی اختیار فرمایا ہے۔ پھر علماء نے یہ فرق بھی بیان کیا ہے کہ کچھ ذکر تو آپؐ نماز کے ختم کرنے کے معاً بعد کرتے اور کچھ سنتیں ادا کرنے کے بعد تہلیل یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا گیارہ بار ذکر۔ اسی طرح تسبیح و تحمید اور تکبیر یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ یا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کے متعدد بار کے ذکر کے بارہ میں ارشاد کی یہ توجیہہ بالکل ممکن ہے کہ یہ ذکر سنتوں سے پہلے ہو یا سنتوں کے بعد دونوں طرح سے جائز ہے۔ یہی حکم مختلف دعاؤں کا ہے کہ حسبِ حالات کبھی کسی دعا اور کبھی کسی اور دعا پر عمل کرنے کی سنت جاری تھی۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۲ء کے الفضل میں زاد المعاد کے جس اقتباس کا ترجمہ شائع کرایا ہے اس کا خلاصہ بھی یہی ہے کہ ذکر اور دعا بعد الصلوٰۃ سے متعلق متعدد روایات ہیں جن کا تعلق مختلف حالات، مختلف کیفیات، اور مختلف اوقات سے ہے۔ عمل کے لحاظ سے کسی روایت کے قوی یا ضعیف ہونے کا کوئی سوال نہیں۔ سب عمدہ اور پُر از معارف اذکار اور دعائیں ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ یہ سب ذکر اور دعائیں بیک وقت ہوں بلکہ مقصود یہ ہے کہ ہر شخص اپنے حالات کے لحاظ سے انتخاب کا مجاز ہے وہ کسی ذکر پر دوام بھی اختیار کر سکتا ہے اور کبھی ایک اور کبھی دوسرا بھی اختیار کر سکتا ہے۔ البتہ بعض مسنون اذکار اور ادعیہ کا تعہد اور دوام منشاءِ شریعت کے عین مطابق ہے جیسا کہ مذکورہ بالا وضاحت سے ظاہر ہے۔

امامِ وقت اور عوام کے طرزِ عمل کے لحاظ سے بھی ذکر و دعا میں تفاوت ممکن ہے۔ چونکہ عوام امامِ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقلید کرتے ہیں اس لئے اُن کی طرف سے یہ احتیاط ہوتی ہے کہ ان کے طرزِ عمل سے کسی رسم یا بدعت کا خیال نہ اُبھرے۔ یعنی کسی کو یہ تأثر نہ ملے کہ جس ذکر اور دعا یا اُس کے طرزِ ادا کا دوام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں اُسے لوگ ایک دائمی حکم یا ہمیشہ کا طریق سمجھ لیں۔ اس کی واضح مثال نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہرگز ثابت نہیں کہ آپ حضورؐ نماز ختم ہونیکے بعد ہمیشہ ہاتھ اٹھا کر دعا کیا کرتے تھے۔ نماز کے بعد دعا تو کی جانی چاہیئے اور یہ ثابت بھی ہے لیکن یہ ثابت نہیں کہ آپ یہ دعا کرتے وقت ہمیشہ ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔ اب مسلمانوں کے بعض فرقوں کے نزدیک نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا ضروری ہے اور جو ایسا نہیں کرتا اس پر سخت اعتراض کیا جاتا ہے اسی عادت اور پختہ خیال کی تردید کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود نے اس التزام پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ حالانکہ بجائے خود ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے میں نہ کوئی قباحت ہے اور نہ کوئی حرج کیونکہ دعا کرتے وقت بعض اوقات ہاتھ اٹھانا حدیث سے ثابت ہے۔

بہرحال یہ امر اچھی طرح ذہن نشین ہونا

باقی صفحہ پر

نمازوں میں ترتیب کی فرضیت

۱۹۴۸ء کی بات ہے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ..... کا ایک مضمون ۲۳ جنوری ۱۹۴۸ء کے الفضل میں شائع ہوا جس میں یہ مسلک اختیار کیا گیا کہ اگر امام عصر کی نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی ایسا شخص آئے جس نے ظہر کی نماز ابھی پڑھنی ہو تو وہ عصر کی نماز میں شامل ہو جائے اور پھر بعد میں ظہر کی نماز پڑھ لے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ..... کے اس مضمون کی تائید میں حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ کا ایک مضمون شائع ہوا جس میں انہوں نے یہ روایت بھی بیان کی کہ حضرت مسیح موعود ..... کا مسلک بھی یہی تھا۔

ہر دو بزرگوں کے ان مضامین کو پڑھنے کے بعد حضرت مصلح موعود نے مندرجہ ذیل ارشاد فرمایا:

میں نے خود حضرت مسیح موعود ..... سے یہ مسئلہ سنا ہے اور ایک دفعہ نہیں دو دفعہ سنا ہے۔ مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود ..... سے جب دوبارہ اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

"میں اس کے متعلق وضاحت کر چکا ہوں کہ ترتیب نماز ضروری چیز ہے۔ لیکن اگر کسی کو معلوم نہ ہو سکے کہ امام کونسی نماز پڑھ رہا ہے عصر کی نماز پڑھ رہا ہے یا عشاء کی نماز پڑھ رہا ہے تو وہ امام کیساتھ شامل ہو جائے جو امام کی نماز ہوگی وہی اس کی نماز ہو جائے گی بعد میں وہ اپنی نماز پڑھ لے۔"

مولوی محمد دین صاحب کی اس بارہ میں جو روایت شائع ہوئی ہے یا تو غلط فہمی پر مبنی ہے یا کسی اور سے انہوں نے سُنا ہے اور ذہن میں یہ رہ گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود ..... سے سنا ہے۔"

(الفضل ۲۷ جون ۱۹۴۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی کی بابرکت تحریک

واقفینِ عارضی کی مساعی اور تاثرات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ وقفِ عارضی کی تحریک جماعت کی انفرادی اور اجتماعی تربیت اور بالخصوص قرآنی انوار کی اشاعت کے نقطۂ نظر سے ایک نہایت ہی بابرکت اور موثر تحریک ہے جن احباب کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس میں شمولیت کی توفیق دیتا ہے وہ نہایت ایمان افروز روحانی تجربات اور دینی خدمات سے حصہ پاتے ہیں۔ ذیل میں چند ایسے ہی احباب کے تاثرات اور ان کی رپورٹوں کا خلاصہ نمونۃً درج ہے جو حال ہی میں وقفِ عارضی کر کے مختلف مقامات پر گئے تھے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے، بہترین جزا دے اپنے فضلوں سے نوازے اور جماعت کے دوسرے دوستوں کو بھی اس بابرکت تحریک میں شمولیت کی توفیق عطا ہو۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)
(قسط ۷)

● مکرم میجر (ریٹائرڈ) بشیر احمد خانصاحب طارق آف نیوٹاؤن کراچی ۵ اور مکرم ملک جاوید احمد صاحب آف گلشن اقبال کراچی نے اپنا وقفِ عارضی ماڑی پور کراچی میں گزارا۔ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔

"روزانہ بعد نماز عصر قرآن کریم کا درس جاری رہا۔ تلاوتِ قرآن کریم میں احباب کے تلفظ کو درست کیا گیا۔ دوستوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے تحریک کی گئی۔ لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ صد سالہ جوبلی منصوبہ کے روحانی پروگرام کو پورا کرنے کی تلقین کی۔ فرداً فرداً دوستوں کو مل کر واقفِ عارضی کی بابرکت تحریک میں شامل ہونے کے لئے کہا گیا اور فارم مہیا کئے گئے۔ دوستوں کو کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائی۔"

● مکرم صوفی عبدالغنی صاحب نمبردار آف گنگاپور نے اپنا وقفِ عارضی جماعت احمدیہ چک ۵۶۵ تحصیل جڑانوالہ میں پورا کیا۔ اپنے دوسرے ہفتے کی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں:۔

"احباب جماعت کو نماز باجماعت کی اہمیت اور افادیت سے آگاہ کیا اطفال الاحمدیہ کی تربیت میں کوشاں رہا۔ انہیں باقاعدہ صبح شام قرآن کریم کا سبق دیا۔ دوستوں کو تلقین کی کہ وہ اپنے بچوں کو بھی مسجد میں ہمراہ لایا کریں۔ بعض دوستوں کو تبلیغ کا بھی موقعہ ملا جس کا ان پر بہت ہی اچھا اثر ہوا۔"

● مکرم کیپٹن حاجی احمد خان صاحب ایاز ایڈووکیٹ آف ایاز باغ کھاریاں تہال میں اپنا عرصۂ وقف گزارنے کے بعد اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔

"تینتیس افراد کو قرآن کریم کا سبق دیا گیا۔ درسِ ملفوظات اور درسِ حدیث شروع کیا۔ نماز فجر کے بعد درسِ قرآن کریم دیا اور سوالات کے جوابات دیئے۔ وقفِ عارضی کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے کئی کتب حضرت اقدس ۔۔۔۔۔ پڑھنے کا موقع ملا۔ احباب کو کئی تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ خدام اور اطفال میں تعلیم القرآن کلاس جاری کی گئی۔"

● مکرم محمد ابراہیم صاحب فاضل وارنٹ آفیسر آف شارع فیصل کراچی ۸ حلقہ ملیر میں اپنا عرصۂ وقف مکمل کرنے کے بعد اپنے پہلے ہفتے کی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔

"احباب جماعت کو پنجگانہ نماز باجماعت ادا کرنے کی تلقین کی۔ بعد نماز عصر قرآن کریم کا درس ہوا۔ وقفِ عارضی کے موضوع پر احباب سے خطاب کیا اور انہیں اس بابرکت تحریک میں شامل ہو کر اس کے روحانی فیوض سے مستفیض ہونے کی تحریک کی۔ کتب حضرت اقدس ۔۔۔۔۔ کا درس دیا۔ فرداً فرداً دوستوں سے ملاقاتیں کر کے انہیں بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔"

● مکرم کیپٹن سید افتخار حسین صاحب آف گلشن اقبال کراچی مارٹن روڈ کراچی میں عرصۂ وقفِ عارضی گزارنے کے بعد اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔

"احباب جماعت کو قرآن کریم باترجمہ پڑھایا گیا۔ بعض دوستوں کو مشکل آیات کی تفسیر سے آگاہ کیا۔ دوستوں کو وقفِ عارضی کی بابرکت تحریک میں حصہ لینے کی تلقین کی۔ بعض دوستوں نے اسی وقت وقفِ عارضی کے فارم پُر کر دیئے۔ فرداً فرداً ملاقاتیں کر کے احباب کو احساسِ ذمہ داری دلایا اور یہ تلقین کی کہ انہیں آپس میں محبت، پیار اور دل جمعی سے مل جل کر کام کرنا چاہیئے۔"

● مکرم غلام مصطفیٰ صاحب جنجوعہ آف اورنگی ٹاؤن کراچی، ماڑی پور کیمپ میں اپنا عرصۂ وقف پورا کرنے کے بعد اپنی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں:۔

"خاکسار باقاعدگی کے ساتھ اطفال کی کلاس لے کر انہیں قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھاتا رہا۔ ۶ بچوں سے پارہ اوّل سنا اور اُن کی غلطیوں کو درست کیا۔ دو بچوں کو مکمل قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا۔ دورانِ وقف بچوں کو ارکانِ ایمان، ارکانِ اسلام اور حضرت اقدس ۔۔۔۔۔ اور آپ کے خلفائے کرام کے بارہ میں ضروری معلومات یاد کروائیں۔ احباب جماعت کو وقفِ عارضی کی مبارک تحریک میں بھرپور حصہ لینے کی تلقین کی۔"

● مکرم سید سعید خالد صاحب آف کشمیر کالونی کراچی نمبر ۴۶ نے اپنا عرصۂ وقفِ عارضی محمود آباد میں پورا کیا۔ وہ اپنے دوسرے ہفتے کی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ:۔

"خاکسار وہاں قرآن مجید کا درس دیتا رہا بچوں کے لئے گھر سے دعائیں لکھ کر کارڈ بنے پیپر کی مدد سے کاپیاں بنا کر بچوں کو دیتا رہا اور انہیں یہ دعائیں زبانی یاد کروائیں۔ اس پروگرام میں کئی بڑی عمر والے دوستوں نے بھی بصد شوق حصہ لیا۔ وہ دوست جنہیں نماز کا ترجمہ نہ آتا تھا انہیں یاد کرایا۔ کئی دوستوں سے ملاقات کر کے انہیں مسجد میں آنے اور قرآن و حدیث کے درس میں شامل ہونے کی تحریک کی۔ ایک تقریر میں دوستوں کو خلیفۂ وقت سے سچا اور مضبوط تعلق پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ میں خود ان ایام میں قرآن کریم کی کئی سورتیں زبانی یاد کرتا رہا۔"

● مکرم غلام احمد صاحب آف گوٹھ علم الدین ناصر آباد اسٹیٹ میں عرصہ وقف گزارنے کے بعد اپنی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں کہ:۔

"احباب جماعت کو مسجد میں آ کر پنجگانہ نماز باجماعت ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ خدام اور اطفال کو نماز باترجمہ، ادعیۃ الرسولؐ اور عام دینی معلومات یاد کروائیں۔ سات گوٹھوں کا دورہ کر کے جو کہ قریب قریب تھے وہاں کے دوستوں کو تربیتی اور روحانی امور کی طرف توجہ دلائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقف کے دوران مجھے ذاتی طور پر بہت فائدہ ہوا۔ میری معلومات میں اضافہ ہوا۔ کئی احمدی بھائیوں کے ساتھ تعلقات بڑھے۔ نماز تہجد باقاعدہ ادا کرنے کی سعادت پائی۔ دعاؤں کا خوب موقعہ ملا۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ وقفِ عارضی کا نظام فی الحقیقت بہت ہی مبارک ہے۔"

احبابِ جماعت کی خاص توجہ کے لئے

مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۲ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب مجلس عرفان میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہماری مساجد میں نمازوں کے اوقات کے وقت بعض مواقع پر جو شور اور باتیں کرنے کی عادت پڑ چکی ہے اس عادت کو دور کرنے کے لئے بار بار مساجد میں نمازوں کے اوقات میں احباب کو توجہ دلاتے رہنا چاہیئے تاکہ ان کی یہ عادت دور ہو جائے۔

اس سلسلہ میں صحیح بخاری کی ایک روایت کا درج کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے:۔

"عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِيْ بِهٰذَيْنِ فَجِئْتُهُ بِهِمَا فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتُمَا وَمِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا قَالَ مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ۔ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَأَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔"

یعنی حضرت سائبؓ بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں سویا پڑا تھا کہ مجھے کسی نے کنکری ماری۔ میں نے دیکھا تو وہ سیدنا حضرت عمر بن خطابؓ تھے۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ اُن دونوں اشخاص کو میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ میں نے ان دونوں کو حاضر خدمت کر دیا۔ تو آپ نے ان سے پوچھا، تم دونوں کون ہو؟ اور کہاں سے ہو؟ دونوں نے جواباً عرض کیا کہ ہم اہلِ طائف سے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم دونوں مدینہ کے رہنے والوں میں سے ہوتے تو میں تم دونوں کو سزا دیتا کیونکہ تم دونوں مسجدِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اونچی اونچی آوازوں سے بول رہے تھے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص۱۰۱)

پس تمام جماعتوں کے عہدیداران خصوصاً اور دیگر احباب عموماً اس بات کا مساجد میں خیال رکھیں اور نمازوں سے قبل بار بار توجہ دلاتے رہیں کہ مسجد میں قطعاً کوئی شور نہ کرے بلکہ خاموشی کے ساتھ مسجد میں ذکرِ الٰہی اور ورد کیا کریں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(نائب ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کارروائی پروگرام اجتماع ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ

سنہ ۱۹۸۱ء/۸۲ء

۱۵ر اکتوبر بروز جمعہ سہ پہر

پہلا اجلاس :-

ناصرات الاحمدیہ کا مرکزی سالانہ اجتماع ۴۰-۲ پر تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا تین بجکر بیالیس (۴۲-۳) منٹ پر حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ناصرات کا عہد دہرایا اور افتتاحی خطاب فرماتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا کہ اس موقع پر اللہ تعالیٰ آپ کو مرکز میں لایا تاکہ آپ میں اس اجتماع میں شامل ہو کر نیا عزم اور جوش پیدا ہو - ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کریں - اس لیے ایک تو میں یہ اعلان کرتی ہوں کہ آئندہ سال سے ایک انعام اُس بچی کو دیا جائے گا - جس کے متعلق اس کے شہر یا قصبہ یا دیہات کی لجنہ یہ فیصلہ کرے گی کہ یہ بچی ہماری بچیوں میں بہترین بچی ہے اور یہ فیصلہ صرف مقامی لجنہ کی صدر کا نہیں ہوگا بلکہ ان کی کم از کم تین عہدے دار جن میں ایک سیکرٹری ناصرات بھی ہوں گی یہ فیصلہ کریں گی اور کسی بچی کو بہترین بچی قرار دیئے جانے کے لیے صرف یہی بات مدّ نظر نہیں ہوگی کہ اُس نے ناصرات کا نصاب ختم کر لیا ہے ، امتحان میں شرکت کی ہے بلکہ اس کے اخلاق کو بھی مدّ نظر رکھا جائے گا یعنی اس بچی کی تعلیمی کارروائی اس کے اعلیٰ اخلاق ، اور اس کے عمل کو دیکھ کر یہ انعام دیا جائے گا اور جب اس مرحلہ پر ہم کامیابی حاصل کر لیں گے تو سارے پاکستان کی ناصرات کا مقابلہ کروا کے ایک گولڈ میڈل اس بچی کو دیا جایا کرے گا جو سارے پاکستان میں اوّل قرار دی جائے گی اس کے لیے عنقریب قوانین بنا کر تمام لجنات کو بھجوا دیئے جائیں گے - اس سلسلہ میں سیکرٹریان ناصرات اپنی رائے بھجوائیں -

حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ناصرات کے لیے پانچ اہم نکات مقرر فرمائے جن پر آئندہ ناصرات کی عہدیدار بچیوں کو عمل کروائیں گی -

۱- سب سے پہلے آپ نے قرآن کریم کا ترجمہ سکھانے کی طرف توجہ دلائی - آپ نے فرمایا کہ اگر بارہ سال کی عمر میں ناصرات ترجمہ شروع کریں اور باقاعدگی سے پڑھیں تو پندرہ سال کی عمر تک کم از کم پانچ سپارے ترجمہ سے پڑھ سکتی ہیں - اس طرح آئندہ لجنہ کی ممبرات زیادہ آسانی سے ترجمہ سیکھ سکیں گی -

۲- ناصرات کی عمر میں ہی بچیوں کو پردہ کی طرف توجہ دلانی چاہیئے اور عمر اور اُٹھان کے مطابق چادر یا برقعہ اوڑھایا جائے تاکہ جب وہ لجنہ کی ممبر بنیں تو ان کے متعلق بے پردگی کی شکایت نہ ہو -

۳- بچیوں کو ہر حال میں سچ بولنے کی عادت ڈالی جائے -

۴- بچیوں کو صفائی رکھنے کی اور خود صاف ستھرا رہنے کی مشق کروائی جائے تاکہ وہ اپنے گھروں مساجد اور مجالس میں صفائی رکھیں اس کے علاوہ اپنے لباس ، بستر ، کتابیں غرض ہر چیز میں صفائی کو مدّ نظر رکھیں -

۵ - بچیوں کو سکھایا جائے کہ مسجدوں میں نماز پڑھتے ہوئے صفیں سیدھی رکھیں کندھے سے کندھا ملائیں تاکہ دین کا کام بھی مل کر کرنے کی تربیت حاصل ہو - صف بندی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت تاکید فرمائی ہے - نماز کی صف میں پہلے خالی جگہوں کو پُر کیا جائے - یہ عادت ڈالنے کے لیے اجتماعوں اور جلسوں میں بھی صف بندی کی عادت ڈالیں -

آپ نے فرمایا کہ آج سے ساڑھے چھ سال بعد جماعت کے قیام پر سو سال پورے ہو جائیں گے - اگلی صدی احمدیت کی ترقی کی صدی ہے (انشاء اللہ) ان ساڑھے چھ سالوں میں ہر جگہ ناصرات کی تربیت پر پوری توجہ دی جائے - تاکہ وہ آئندہ ذمہ داریاں سنبھالنے کے قابل ہو سکیں - اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو -

حضرت سیدہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے خطاب کے بعد ۴ بجے محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ نائب صدر لجنہ مرکزیہ نے ناصرات کے سالانہ مرکزی امتحان میں پوزیشن لینے والی بچیوں میں اور شعبہ اطفال الاحمدیہ کے زیر اہتمام " سیرت حضرت علیؓ " پر مضمون نویسی کے مقابلہ میں پوزیشن حاصل کرنے والی پانچ بچیوں میں انعامات تقسیم کیئے - مضمون نویسی میں ایک بچی کو سوم انعام ۱۰۰ (سو) روپیہ نقد انعام دیا گیا - بچی کا نام فرحت شکیلہ بنت ظہور احمد دارالصدر شمالی ربوہ ہے -

۴ بجکر ۲۰ منٹ پر درثمین سے خوش الحانی سے نظم پڑھی گئی -

۴-۲۰ پر مقابلہ تلاوتِ قرآن کریم معیار دوم سٹیج پر مائیک کے سامنے اور اسی وقت دوسری جگہ مقابلہ حفظِ قرآن معیار اوّل شروع ہوا -

مقابلہ تلاوتِ قرآنِ کریم معیار دوم کی منصفات محترمہ صغریٰ مرزا صاحبہ ربوہ محترمہ بیگم جنود اللہ صاحبہ سرگودھا مقرر کی گئی تھیں -

مقابلہ حفظِ قرآن معیار اوّل کی منصفات محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ ربوہ اور محترمہ مسز سعید صاحبہ سرگودھا مقرر کی گئیں -

۵-۲۵ پر مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے بچیوں کے اجتماع گاہ میں تشریف لا کر درسِ قرآن مجید دیا - جس میں آپ نے بچیوں کو اللہ تعالیٰ اور قرآن کریم سے محبت کرنے کی تلقین کی اور حضرت فاطمہؓ کے نقشِ قدم پر چلنے کی نصیحت کی نیز حضرت مریم جو بستی ناصرہ کی رہنے والی تھیں اور لفظی لحاظ سے انہیں ناصرات سے ایک طرح کی مناسبت ہے - کیونکہ ناصرات کی ممبر ہر بچی ناصرہ ہے - اس لیے ناصرات کو حضرت مریم کی طرح اللہ تعالیٰ سے محبت کرنی چاہیئے اور اس کا اظہار بھی ہونا چاہیئے - اس کے علاوہ آپ نے تمام ناصرات کو درود شریف بکثرت پڑھنے کی تاکید کی اور اس کی فضیلت و اہمیت کو واضح طور پر سمجھایا - بچیوں نے بہت غور اور انہماک سے یہ تقریر سُنی -

۶-۳۰ پر مقابلہ تلاوتِ قرآن معیار اوّل سٹیج پر اور اسی وقت مقابلہ حفظِ قرآن معیار دوم دوسری جگہ شروع ہوا - مقابلہ تلاوتِ قرآنِ کریم معیار اوّل کی منصفات محترمہ عزیزہ خورشید صاحبہ کراچی اور محترمہ امۃ المنان ریحانہ صاحبہ ربوہ تھیں -

مقابلہ حفظِ قرآن معیار دوم کی منصفات محترمہ خاتم النساء صاحبہ ربوہ اور محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ ربوہ تھیں -

۷-۳۰ پر ناصرات کے یہ مقابلے اور ۱۵ اکتوبر کو ہونے والا یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا -

۱۶ر اکتوبر بروز ہفتہ

پہلا اجلاس (صبح)

۱۶ر اکتوبر بروز ہفتہ ہمارے پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ۴۵-۷ پر تلاوت قرآنِ کریم سے ہوا جو امۃ القدوس گل ربوہ نے کی -

۵۰-۷ پر نظم درثمین طاہرہ صدیقہ ربوہ نے پڑھی ۸ بجے مقابلہ تقریر معیار دوم شروع ہوا جس میں منصفات حسب ذیل تھیں -

محترمہ امۃ المجید صاحبہ راولپنڈی محترمہ سلمیٰ قریشی صاحبہ سرگودھا محترمہ امۃ الباسط صاحبہ ربوہ

یہ مقابلہ ۱۰ بجکر ۳۰ منٹ پر ختم ہوا اس میں ۱۶ ناصرات نے شرکت کی - اس کے فوراً بعد بچیاں اور ناصرات کی کارکنات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب سُننے کے لیے لجنہ اماء اللہ کے اجتماع گاہ گئیں - ناصرات کے اجتماع میں شرکت کرنے والی مختلف مجالس میں سے ایک ایک بچی منتخب کر کے ۲۵ چھوٹی بچیوں کو حضور کے استقبال کے لیے لجنہ کے سٹیج کے باہر نصف دائرہ کی شکل میں کھڑا کیا گیا - حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور بیگم صاحبہ کے تشریف لانے پر بچیوں نے پُرجوش آواز میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ، اور اَھلاً وَ سَھلاً وَ مَرحَبًا کہہ کر حضور اور بیگم صاحبہ کا استقبال کیا - حضور خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے وعلیکم السلام کہہ کر تبسم فرمایا اور بیگم صاحبہ کے ہمراہ بچیوں کے قریب تشریف لا کر ہر بچی سے دریافت فرمایا کہ وہ کس کس جگہ سے آئی ہے -

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب سُننے کے بعد وقفہ کے دوران میں معیار اوّل اور معیار دوم کا تحریری مقابلہ دینی معلومات ہوا - چھوٹے گروپ کا یہ مقابلہ زبانی تھا - اس مقابلہ کے بعد ۲ بجے پہلے اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی -

۱۶ر اکتوبر بروز ہفتہ

دوسرا اجلاس (سہ پہر)

۳ بجکر ۱۰ منٹ پر ہمارے دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو قانتہ فائزہ ربوہ نے کی ۳ بجکر ۱۵ منٹ پر مکرم مولوی اللہ بخش صاحب صادق نے بچیوں میں آکر درسِ حدیث دیا - جس میں دل نشین طریق پر صفائی ، ذکرِ الٰہی ، اور درود شریف کی فضیلت و اہمیت کے متعلق احادیث بیان کیں جسے بچیوں نے بہت غور سے سُنا -

۳ بجکر ۳۵ پر ۱۵ر اکتوبر کو ہونے والے مقابلوں ، حفظِ قرآن اور تلاوتِ قرآن معیار اوّل اور دوم کا نتیجہ بچیوں کو سنایا گیا ۳ بجکر ۴۵ منٹ پر تقریری مقابلہ معیار اوّل شروع ہوا - جس میں ۵۹ بچیوں نے شرکت کی - منصفات کے فرائض محترمہ نصیرہ صادقہ صاحبہ اور محترمہ امۃ المجید صاحبہ راولپنڈی نے ادا کیئے -

۴۵-۶ پر یہ مقابلہ ختم ہوا اور ۱۶ر اکتوبر کو ہونے والا یہ دوسرا اجلاس بھی اختتام پذیر ہو گیا -

۱۷ر اکتوبر بروز اتوار

پہلا اجلاس (صبح)

صبح آٹھ بجے تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا جو شگفتہ وسیم ربوہ نے کی ۸ بجکر ۵ منٹ پر نظم درثمین سے فریدہ بشریٰ ربوہ نے خوش الحانی سے سنائی ۸ بجکر ۱۰ منٹ پر مقابلہ پرچی کھیل معیار اوّل شروع ہوا جس میں ۲۷ بچیوں نے حصہ لیا - اس مقابلہ کے دوران ۹ بجے وقفہ مقررہ پر مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف ناصرات میں تربیتی تقریر کرنے کے لیے تشریف لائے (تھوڑی دیر کے لیے مقابلہ روک دیا گیا) اور موصوف نے احسن اور دلنشین طریق پر مختلف تربیتی امور کے بارے میں نصائح بچیوں کے ذہن نشین کرنے کی کوشش کی - اس کے علاوہ آپ نے بچیوں کو توجہ دلائی کہ آئندہ صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے ناصرات کو چند سالوں کے بعد جب وہ بڑی ہو جائیں گی دنیا کو تربیتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور دینی تعلیم دینی ہے۔ چونکہ بچپن میں حافظہ بہت تیز ہوتا ہے۔ اس لیے ناصرات کے لیے اب زیادہ موقع ہے کہ وہ قرآن کریم سیکھیں حضرت اقدس ..... کی کتب اور سلسلہ کے دوسرے لٹریچر کا مطالعہ کریں تاکہ آئندہ پڑنے والی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ناصرات احمدی بچیاں ہیں۔ لہٰذا انہیں عمل بھی اسی کے مطابق کرنا چاہیئے۔

۹ بجکر ۲۰ منٹ پر مولوی صاحب موصوف کی تربیتی تقریر تمام ہوئی اور دوبارہ مقابلہ پرچی کھیل معیار اوّل شروع ہوا۔

۹ بجکر ۵۵ منٹ پر مقابلہ پرچی کھیل معیار اوّل کے ختم ہونے ہی مقابلہ پرچی کھیل معیار دوم شروع ہوا۔ اس میں ۹۴ بچیوں نے حصہ لیا یہ مقابلہ ۱۱ بجکر ۱۵ منٹ پر ختم ہوا۔ اس کے بعد مختلف بچیاں نظمیں اور ناصرات کے ترانے پڑھتی رہیں۔

۱۱ بجکر ۴۵ منٹ پر حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ناصرات کے اجتماع گاہ میں آکر اختتامی خطاب فرمایا (اس سے کچھ دیر قبل بھی صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ ایک سرسری جائزے کے لیے تشریف لائی تھیں) اختتامی خطاب کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

آپ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر قبل جب میں یہاں آئی تھی تو بیرون ربوہ کی ناصرات زیادہ تعداد میں تھیں اور ربوہ کی کم تعداد میں، حالانکہ ربوہ کی بچیاں زیادہ ہونی چاہیئے تھیں ناصرات کی سیکرٹریوں کا فرض ہے کہ خود ناصرات کو انتظام کے تحت لائیں جن اشیاء کی انہیں ضرورت ہو سکتی ہے اس کا پہلے سے بندوبست کر لیں تاکہ اجتماع پر آنے والی بچیوں کا بار بار باہر اٹھ کر جانے کی وجہ سے وقت ضائع نہ ہو اور وہ مختلف پروگرام سننے سے محروم نہ رہ جائیں۔ بچیاں بے مقصد پھرتی ہیں۔ یا لجنہ کی اجتماع گاہ کے پاس باتیں کرتی ہیں جس سے شور ہوتا ہے اس لیے اگر ان کی تربیت کی طرف ابھی سے پوری توجہ نہ دی گئی تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ لجنہ کی تربیت کرنے میں بہت دشواری ہوگی۔

ناصرات کو مخاطب کر کے آپ نے فرمایا کہ آپ کے لیے مرکز میں منتخب پروگرام اس لیے ترتیب دیئے جاتے ہیں کہ جس طرح آپ کھیلوں میں پورے جوش و خروش سے حصہ لے کر ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتی ہیں ان دینی پروگراموں میں بھی اسی نظم و ضبط کے ساتھ حصہ لیکر ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ اگر آپ اجتماع میں شامل ہو کر توجہ سے پروگرام نہ سنیں گی تو آنے کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ اسلام تو حضرت اقدس ..... اور آپ کے خلفاء کی بشارتوں کے مطابق ساری دنیا میں غالب آئے گا۔ یہ وعدہ اٹل ہے۔ (انشاء اللہ) اور بیرون پاکستان امریکہ افریقہ وغیرہ سے ہزاروں کی تعداد میں خواتین اور بچیاں آئیں گی تو چند سال بعد جب آپ میں سے کچھ بچیاں بڑی ہو چکی ہوں گی تو آنے والی بچیوں کی دینی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہوگی تو کیا وقت ضائع کرنے والی ناصرات یہ فرض پورا کر سکیں گی؟ وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا یہ گزرتا ہی جاتا ہے۔ اس کی قدر کریں جو بچیاں پروگرام نہیں سنتیں وہ اجتماع گاہ میں آنے کی تکلیف ہی نہ کیا کریں۔ بچیاں اجتماع گاہ اور اردگرد صفائی کا خیال رکھیں اپنے جلسہ گاہ میں کاغذ اور کوڑا نہ پھیلائیں مجالس کے آداب سیکھیں۔ اب آئندہ انعامات کی فہرست میں ایک انعام ایسا بھی ہونا چاہیئے جو ایسی لجنات کی بچیوں کو دیا جائے گا جو تمام وقت خاموشی سے بیٹھ کر پروگرام سنیں بچیوں کو تمیز سکھانا سیکرٹریوں عہدیداروں اور ناصرات کی ماؤں کا فرض ہے اسلام کی ترقی اور غلبہ کے وعدے بالکل سچے ہیں۔

زمین آسمان ٹل سکتے ہیں مگر یہ وعدے نہیں ٹل سکتے۔ آپ اپنی تربیت کی طرف توجہ دیں تاکہ آپ مثالی بچیاں بن سکیں اور دوسری بچیوں کے لیے بطور نمونہ ہوں میں اپنی تقریر حضرت مصلح موعود کے اس شعر پر ختم کرتی ہوں

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو۔

حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا یہ خطاب ۱۱ بجکر ۴۵ منٹ پر ختم ہوا اس کے فوراً بعد محترمہ صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ نے ناصرات میں دونوں معیاروں کے مقابلہ تقاریر مقابلہ دینی معلومات، مقابلہ تلاوت قرآن کریم مقابلہ حفظ قرآن، اور مقابلہ پرچی کھیل کے کل ۱۴۲ انعامات شہر، قصبہ اور دیہات کی پوزیشن لینے والی بچیوں میں تقسیم کئے۔

امسال ناصرات کی ۲۸۰ مجالس میں سے ۱۶۸ مجالس کی ۹۵۱ ناصرات نے سالانہ اجتماع میں شرکت کی ربوہ کی مجالس ناصرات کو ۷۸۶ ٹکٹ داخلہ دیئے گئے۔ اس طرح مجالس کی تعداد ۱۶۹ ہو گئی جبکہ گزشتہ سال ۲۲۰ میں سے ۱۴۵ (ربوہ سمیت) مجالس نے شرکت کی اس میں ۸۲۰ ناصرات بیرون ربوہ اور ۱۸۶ ربوہ کی تھیں۔

۱۲ بجکر ۳۵ منٹ پر صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ نے اختتامی دعا کروائی اور اس کے ساتھ ہی ناصرات کا سالانہ مرکزی اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا (الحمد للہ)

برائے صدر لجنات

امسال لجنہ مرکزیہ کی شوریٰ میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ ہر کمانے اور جائیداد رکھنے والی خاتون کو بیلہ شرح کے مطابق چندہ ادا کرنا ہوگا۔ تمام لجنات اس کو مدنظر رکھ کر اپنا ۸۳-۱۹۸۲ء کا بجٹ تشخیص کر کے بھجوائیں۔

(صدر لجنہ اماء مرکزیہ ربوہ)

خدا کی راہ میں قربانی ضائع نہیں جاتی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سپین کی مسجد کے افتتاح کی مبارک تقریب پر خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء میں فرمایا:-

"جو خدا کی راہ میں قربانی کرتے ہیں اللہ ان کی قربانی رکھا نہیں کرتا۔ کون سا قربانی کرنے والا آپ نے دیکھا ہے جس کی اولاد فاقے کر رہی ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خاندان دیکھیں خدا نے فضل کئے ہیں مگر اس وقت تک یہ فضل ہیں جب تک کوئی سمجھے کہ کس کی بناء پر ہیں۔ اگر کسی دماغ میں یہ کیڑا پڑ جائے کہ میری کوشش ہے میری چالاکی ہے میرے ہاتھ کا کرتب ہے۔ تو بڑا بیوقوف ہوگا۔ یہ ان چند روٹیوں کے طفیل مل رہا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا کی راہ میں قربان کی تھیں۔ ابھی نبوت بھی عطا نہیں ہوئی تھی کہ جو کچھ تھا خدا کو پیش کر بیٹھے۔ یہ اسی کا صدقہ ہے جو کھایا جا رہا ہے، صرف وہی نہیں سینکڑوں احمدی خاندان ہیں جو اسی قسم کی قربانیوں کا پھل کھا رہے ہیں۔ ان کے والدین یا ان کے ماں باپ نے بڑے بڑے مشکل حالات میں گزارے کئے۔ جو کچھ میسر تھا، جو کچھ بھی وہ بچا سکے۔ خدا کے حضور پیش کر دیا اور آج اولادیں ہیں کہ پہچانی نہیں جاتیں کہاں سے آئی تھیں کہاں چلی گئیں۔"

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

(بحوالہ الفضل ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۲ء)

ترسیل وعدہ جات تحریک جدید کیلئے مطبوعہ فارم ضروری نہیں

عہدیداران جماعت مطلع رہیں کہ دفتر ہذا نے اجتماعات پر آنے والے خدام و انصار اور ڈاک کے ذریعہ تحریک جدید کے سال نو کے وعدہ جات کے حصول کی خاطر مطبوعہ فارم بھجوا دیئے ہیں۔ اگر کسی جماعت میں فارم کسی وجہ سے نہ پہنچے ہوں تو وہ فارم کے انتظار میں نہ رہیں گرانی کے باعث اس کی تکرار ناحق تضیع اوقات اور تضیع زر کا موجب ہوگی اس لئے از راہ کرم سادہ کاغذ پر ہی وعدے بھجوا دیئے جائیں۔ مطبوعہ فارم پر وعدے بھجوانا ضروری نہیں۔ اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں قربانی کے وعدے بروقت پیش کرنا جو ہر فرد کی مالی استطاعت کے مطابق ہوں اصل مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

نتیجہ وظائف لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے حضرت سیّد نصرت جہاں بیگم اور حضرت نواب مبارکہ بیگم کے ناموں سے دو تعلیمی وظائف کا اجراء کیا ہوا ہے۔ ان وظائف کو حاصل کرنے کے لئے مختصر سا دینی نصاب سال کے آغاز میں ہی طالبات کو بتا دیا جاتا ہے اور اجتماع پر دونوں وظائف میں شامل ہونے والی طالبات کا امتحان لیا جاتا ہے اول آنے والی طالبات کو وظائف کا حق دار قرار دیا جاتا ہے۔ خیال کہ وظیفہ نصرت جہاں بیگم مبلغ ۵۰/ روپے ماہوار ہے اور وظیفہ نواب مبارکہ بیگم ۳۰/ روپے ماہوار ہے سال بھر کا وظیفہ یکمشت جلسہ سالانہ پر دیدیا جاتا ہے۔ مگر طالبات ربوہ اور بیرون از ربوہ بہت کم تعداد میں ان وظائف کے امتحان میں حصہ لیتی ہیں۔ اس سال وظیفہ نصرت جہاں بیگم میں اوّل آنے والی طالبہ امۃ الحفیظ بیگم بنت عبدالرحیم میر دار الیمن غربی ربوہ ہے اور وظیفہ نواب مبارکہ بیگم کے لئے کوئی طالبہ بھی وظیفہ کی حقدار قرار نہیں پائی۔ کیونکہ امتحان میں ۷۵٪ نمبر حاصل کرنے پر وظیفہ ملتا ہے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

"بعض دوست ربوہ کے قبرستان ۱ و قبرستان ۲ میں اپنے عزیزوں کی قبروں پر کتبے لگانے کے لیے آتے ہیں۔ بعض کتبات کی عبارت کے الفاظ ناموزوں ہوتے ہیں۔ لہٰذا آئندہ کے لیے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ قبروں پر کتبے لگانے سے پہلے کتبہ کی عبارت کی منظوری خاکسار (صدر عمومی) سے حاصل کر کے کتبہ تیار کروایا کریں۔ بغیر پیشگی منظوری کوئی کتبہ نصب کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔"

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ "انصار اللہ" کا مطالعہ چھوٹے اور بڑوں کیلئے یکساں مفید ہے
مینجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

درخواست ہائے دعا

• برادرم مکرم ڈاکٹر محمد قاسم صاحب ایم بی بی ایس آج کل بیمار ہیں اور نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج ہیں موصوف نواحمدی ہیں اور جماعت کے لئے نہایت اخلاص رکھتے ہیں قارئین الفضل دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائیں۔ آمین۔
(منور احمد خورشید مربی سلسلہ میانوالی)

• مکرم چوہدری عمر دین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نارووال کو گر جانے کی وجہ سے چوٹیں آئی ہیں احباب کرام ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں نیز کچھ عرصہ سے مجھے ایک مقدمہ میں ملوث کر دیا گیا ہے۔ احباب میری باعزت بریت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔
(محمد رشید احمد متصل لیڈیز مشن ہسپتال نارووال)

• میں آج کل سروس سے ریٹائر ہو گیا ہوں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بہتر اور بابرکت روزگار عطا فرمائے اور میری جملہ پریشانیاں دور کرے آمین۔
(ریاض احمد بیت الودود دارالعلوم ربوہ)

• میرے برادر نسبتی مکرم عبدالرفیق صاحب آصف چند ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اب کچھ افاقہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔
(شیخ عبدالسلام دارالرحمت غربی ربوہ)

• مکرم محمد یعقوب صاحب ولد غلام محمد صاحب اور مکرم محمد شریف صاحب ولد علم دین صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ جسم میں دردوں کی وجہ سے بیمار ہیں احباب سے ہر دو مریضوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(مبارک احمد ظفر سیکرٹری مال ترگڑی)

• مکرم محمد حیات صاحب نسوانہ آف لوئے شریف خون میں شکر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ عام بیماری میں کچھ کمی ہے لیکن ابھی تک انگلی کا زخم ٹھیک نہیں ہو رہا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔
(احمد علی ٹیچر ٹی آئی سکول۔ ربوہ)

• میرے داماد عزیزم طارق محمود ایس ڈی او ظفر گڑھ نے اپنڈکس کا اپریشن کرایا ہے احباب اس کی جلد صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔
(بیگم عبدالسلام اختر کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

• مکرم ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ کی اہلیہ محترمہ کا گیارہ اکتوبر کو دوبارہ اپریشن ہوا ہے اور سخت تکلیف میں ہے مریضہ کی مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے
(سید عبدالغفور صادق کوٹ عبدالمالک)

• میری اہلیہ محترمہ ایک ماہ سے ٹانگوں میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں چلنے پھرنے سے معذور ہیں ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔
(صوبیدار عبدالرازق خاں ورد آف کالا گوجراں حال کراچی)

• مکرم ملک خورشید احمد صاحب کا اکلوتا بچہ بعمر دو ماہ بیمار ہے اس کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
(رشید احمد بھٹی معلم وقف جدید کھوکھر غربی ضلع گجرات)

• برادرم مکرم محمد رفیق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ قاضی احمد ضلع نواب شاہ کی والدہ محترمہ ہائی بلڈ پریشر اور پتے کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں اور سول ہسپتال نواب شاہ میں برائے علاج داخل ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت دے اور پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے آمین۔
(منور احمد نمائندہ الفضل ضلع نواب شاہ و سانگھڑ)

• چوہدری نصیر احمد صاحب باجوہ آف چونڈہ دانت میں درد کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے
(سیف اللہ خاں مربی سلسلہ چونڈہ)

• عزیزم تنویر احمد ولد نصیر احمد راولپنڈی میں سخت بیمار ہیں احباب کرام سے دردِ دل سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اُسے صحت والی لمبی عمر دے۔
(عبدالرشید سمارٹ ٹیلرز۔ ربوہ)

گمشدہ بالی

سونے کی ایک بالی کسی گذشتہ جمعہ کے روز گم ہے۔ جن احباب کی ہو نشانی بتا کر حاصل کر لیں۔
(مرزا حمید احمد نصر اللہ ۱۲ دارالرحمت غربی ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم عبدالمجید صاحب بھٹی قائد مجلس خدام الاحمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ کی والدہ محترمہ نواب بی بی صاحبہ اہلیہ محمد حسین صاحب ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحومہ مولوی نور دین صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ ترگڑی کی صاحبزادی اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب اختر حال رکن شعبہ زود نویسی ربوہ کی بڑی بھاوجہ تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔
(مبارک احمد ظفر۔ سیکرٹری مال ترگڑی)

محترم ملک سعید احمد صاحب انجینئر ایم ای ایس پشاور ۲۶ اکتوبر کو ساڑھے چار بجے صبح وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم سلسلہ میں بہت شوق سے حصہ لیتے تھے اور احمدی نوجوانوں کی بڑے احسن رنگ میں تربیت فرماتے۔ مرحوم کی اہلیہ محترمہ ۱۹۷۶ء میں وفات پا گئی تھیں۔ پانچ لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے جو ابھی سب کے سب غیر شادی شدہ ہیں جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

مرحوم کی وفات کی وجہ سے آمدنی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بچوں کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔
(محمد صادق خاں صدر دارالعلوم وسطی ربوہ)

ضروری گزارش

بعض احباب دوسرے جماعتی اداروں کے نام بھیجی جانے والی رقوم الفضل کو بھیج دیتے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ متعلقہ اداروں کو براہ راست رقوم بھجوائیں اس طرح ان کی رقم منزل مقصود پر جلد پہنچ جائے گی۔ (مینجر)

عیادت مریضاں

مجلس اطفال الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد نے ماہ اگست میں خدمت خلق کے پروگرام کے تحت تمام حلقوں کے اطفال سے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ کے لئے چندہ جمع کیا جو ۴ ستمبر کو ربوہ جا کر جمع کرایا گیا۔ چندہ کی رقم ۸۸۹/۵۰ روپے تھی۔ ۳ ستمبر کو ۹ اطفال اور تین خدام نے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کی عیادت کی۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں دکھی انسانیت کی خدمت کا موقع عطا کرے۔ آمین
(مولود احمد خالد ناظم اطفال دارالذکر فیصل آباد)

بقیہ: ذکرِ الٰہی

چاہیئے کہ نیکی کی راہ سے بھی کسی بدعت اور رسم کا رواج نہ ہونے پائے۔ بدعت کے ایک معنے یہ ہیں کہ دین و مذہب سے متعلق جو بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں اس کے ضروری اور لابدی ہونے پر اصرار کیا جائے یا اُسے عزت و وقار اور ناک رکھنے کا سوال بنا لیا جائے یا معاشرہ اس کی وجہ سے اسراف کی بلا میں مبتلا ہو جائے۔

خلیفۂ وقت کے ارشاد کی تعمیل ضروری ہے اور کسی مبائع کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اس بارہ میں من مانی کرے یا عملی اختلاف کا اظہار کرے لیکن خلیفۂ وقت اپنے کسی ایسے ارشاد کو تبدیل بھی کر سکتے ہیں۔ اسی طرح بعد میں آنے والے خلیفہ کسی پہلے حکم کو منسوخ یا اس میں ترمیم بھی کر سکتے ہیں۔ دوام صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت متواترہ کے لئے مسلّم ہے۔

اللہ عندہ حسن المآب

اعلان

خلافت لائبریری موسم سرما میں یکم نومبر سے صبح ۷-۴۵ تا اذان نماز مغرب کھلی رہتی ہے احباب سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس نئی سہولت سے استفادہ فرمائیں۔
(انچارج خلافت لائبریری)

ماہنامہ خالد ربوہ نوجوانوں کی دینی اور علمی ترقی کا ضامن ہے
سالانہ چندہ ۱۵/- پندرہ روپے
(مینجر خالد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- خلاصہ خطبہ جمعہ

کے رنگ ڈھنگ بدل گئے۔ خدا تعالیٰ نے ایسے فضل کئے کہ وہ پہچانے نہیں جاتے کہ ان کے بزرگ کیسی تنگی ترشی میں گذارا کرتے تھے۔ وہ مزدور جس نے ۳۰ روپے چندہ لکھوایا آج اس کا وعدہ تین ہزار پانچ سو روپے سالانہ ہے۔ وہ مزدور جس نے ۱۰ روپے لکھوایا آج اس کا چندہ ۵ ہزار روپے سالانہ ہے۔ وہ بچہ جس نے پانچ روپے سے چندے کا آغاز کیا گذشتہ سال اس کا وعدہ ۵ ہزار روپے سے زائد تھا۔ ہر عمر اور ہر طبقے کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے افضال سے نوازا۔ انہوں نے جہاں روحانی مدارج حاصل کئے وہیں وہ دنیوی مدارج میں بھی کسی سے کم نہیں رہے۔ ان کی اولادوں نے ان کی قربانیوں کا اتنا پھل کھایا کہ سیری کے مقام تک پہنچ گئے۔ اور اللہ کے فضل ہیں کہ ختم ہونے میں نہیں آتے۔

حضور نے تحریک جدید کے مختلف دفاتر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا دفتر اوّل ۱۹۳۴ء سے ۱۹۴۴ء تک دس سال جاری رہا۔ ۱۹۴۴ء سے دفتر دوم جاری ہوا تو دفتر اوّل میں داخلے کے راستے بند ہو گئے۔ اور اس دفتر اوّل میں جو شامل تھے ان کو اللہ کی تقدیر بلاتی رہی اور اس طرح سے قربانی کرنے والوں کا یہ گروہ کم ہوتا گیا آج اس میں سے صرف دو ہزار زندہ ہیں۔ ان کے چندے کی جو مقدار بتائی گئی ہے وہ میرے نزدیک غلط ہے اور میں نے دفتر کو از سر نو چھان بین کرنے کے لئے کہہ دیا ہے۔

اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ دفتر نے صرف زندہ لوگوں کی تعداد اور ان کا چندہ بتایا ہے جبکہ بہت سے لوگ جو فوت ہو گئے ہیں ان کا چندہ ان کے مرنے کے بعد ان کی نسلیں ادا کر رہی ہیں۔ اس طرح سے ان کو اس فہرست سے نکالنے کا حق کسی کو حاصل نہیں حضور نے بطور مثال حضرت مصلح موعود کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ حضرت مصلح موعود کی وفات کے وقت ان کا تحریک جدید کا چندہ ۱۲ ہزار روپے تھا۔ حضرت مصلح موعود کی اولاد نے یہ عہد کیا تھا کہ آپ کا چندہ ادا کیا جاتا رہے گا اور اس طرح سے نہ صرف وہ چندہ ادا ہو رہا ہے بلکہ حضرت مصلح موعود کے بعض بیٹے اس کے علاوہ بھی اپنے طور پر حضرت مصلح موعود کی طرف سے چندہ ادا کرتے رہتے ہیں

حضور نے فرمایا اس طرح سے دفتر اوّل کی از سر نو تنظیم کرنی پڑے گی اور میری خواہش ہے کہ دفتر اوّل قیامت تک جاری رہے جو ایک دفعہ اس میں شامل ہو چکے ہیں ان کی اولادیں ان کے نام کو قائم رکھیں۔ حضور نے فرمایا مجھے بھاری توقع ہے کہ ان بزرگوں کے بچے ان کی قربانیوں کو کبھی ضائع نہیں کریں گے اور کبھی یہ وقت نہیں آئے گا کہ اس دفتر کی تعداد کم ہو جائے۔

حضور نے مزید فرمایا دفتر دوم کا آغاز ۱۹۴۴ء میں ہوا اور یہ دفتر ۱۹۶۵ء تک جاری رہا اب اس کی عمر ۳۸ سال ہو چکی ہے یہ دفتر ۲۱ سال تک بلا شرکت غیرے جماعت کے چندہ دہندگان حاصل کرتا رہا ۱۹۶۵ء میں یہ دفتر بند ہو گیا۔ ان معنوں میں کہ اب اس میں کوئی مزید داخل نہیں ہو سکتا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے دفتر سوم کا آغاز فرما دیا۔ حضور نے فرمایا اس دفتر کو بھی میری یہی نصیحت ہے کہ جو لوگ فوت ہوتے جائیں ان کا نام برقرار رکھا جائے اور ان کی نسلیں ان کے نام کو قائم رکھیں اور موت کے بعد بھی ان کی عملاً فعال زندگی جاری ہے۔

حضور نے فرمایا ۱۹۶۵ء میں دفتر سوم جاری ہوا۔ اب اس کو جاری ہوئے ۱۷ سال ہو چکے ہیں۔ لیکن اس دور میں جتنے لوگ اس میں شامل ہوئے ان کی تعداد بہت کم ہے ان کی تعداد بمشکل پانچ ہزار ہے جبکہ ہماری جماعت کی تعداد جس تیزی سے بڑھ رہی ہے اس کے پیش نظر اب تک اس کے چندہ دہندگان کی تعداد ۳۰/۴۰ ہزار ہونی چاہیئے تھی۔ اس میں دفتر والوں کا بھی قصور ہو سکتا ہے اور ہمارا بھی کہ ہم نے بحیثیت جماعت اپنے بچوں کی اس طرح سے تربیت نہ کی ہو کہ وہ اس میں شامل ہو جائیں۔

حضور نے فرمایا بچوں کی تربیت کا ایک سنہرا اصول یہ ہے کہ بچپن سے ہی بچوں کو چندہ دینے کی عادت ڈالو۔ انہیں تھوڑا تھوڑا جیب خرچ دو اور پھر اس میں سے ان سے چندہ لو۔

حضور نے فرمایا تحریک جدید کے چندہ میں اضافے کی گنجائش پاکستان سے بہت بڑھ کر پاکستان سے باہر ہے۔ بیرونی ممالک کا چندہ عام اور چندہ وصیت پاکستان سے دوگنا ہے مگر چندہ تحریک جدید پاکستان سے قریباً نصف ہے حضور نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ تحریک جدید کے چندے کی طرف صحیح طرح سے متوجہ کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی یہ بہت بڑی غلطی ہے کہ کسی قربانی کرنے والی جماعت کو قربانی کی بعض راہوں سے محروم کر دیا جائے۔ انہیں ذرا توجہ دلائیں وہ بڑے جوش سے آگے آئیں گے۔ حضور نے فرمایا جب سے بیرونی ممالک کا چندہ عام اور حصہ آمد تحریک جدید میں شمار ہونے لگا ہے تحریک جدید والے اس علیحدہ چندے کو بھول گئے ہیں یہ چندہ عام اور حصہ آمد کی مد میں حاصل ہونے والے بے شمار چندے کو دیکھتے رہے اور سمجھتے رہے کہ اور چندے کی کیا ضرورت ہے؟ لیکن انہوں نے افراد جماعت کے بے شمار اخلاص کو نہیں دیکھا اور اسے ضائع کر دیا۔ تحریک جدید کو کیا حق تھا کہ وہ جماعت کے ایک بڑے حصے کو قربانی سے محروم کر دے۔

حضور نے فرمایا آئندہ سے تحریک جدید کی وکالت مال ثانی بیرونی دنیا میں تحریک جدید کے چندہ کے لئے وقف ہو گی اس پر سے زائد بوجھ ہٹا دیئے گئے ہیں اور جب یہ شعبہ پوری توجہ دے گا۔ تو مجھے امید ہے کہ نہ صرف چندہ عام اور حصہ آمد کی آمد ڈیڑھ بلکہ دوگنا ہو جائے گی بلکہ ذرا سی توجہ سے تحریک جدید کا چندہ ۵۰/۶۰ لاکھ تک پہنچ جائے گا اور اس طرح سے دیگر چندوں میں توازن بھی برقرار ہو جائے گا۔

حضور نے فرمایا بیرونی ممالک کو چھوڑیں پاکستان میں بھی اس چندے میں اضافے کی بڑی گنجائش ہے حضور نے فرمایا میں یہ کام اب لجنہ اماء اللہ کے سپرد کرتا ہوں اس سے پہلے دفتر اوّل انصار اللہ کے سپرد اور دفتر دوم خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا گیا تھا جنہوں نے بڑا اچھا کام کیا۔ یہ دفتر سوم کسی ذیلی تنظیم کے سپرد نہیں تھا۔ شاید اس لئے اس میں کمی رہ گئی۔

حضور نے فرمایا مجھے امید ہے کہ لجنہ بڑی تیزی سے اس طرف توجہ دے گی۔ لجنہ کے بارے میں ہمارا تجربہ یہ ہے کہ جب یہ کسی کام کو ہاتھ میں لیتی ہیں تو ان کی پوری کوشش یہ ہوتی ہے کہ مردوں کو پیچھے چھوڑ دیا جائے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے فاستبقوا الخیرات کا یہ نہایت حسین نظارہ سامنے آتا ہے۔

حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ جماعت احمدیہ دنیا کے بڑھتے ہوئے تقاضوں اور ہر آن بڑھتی ہوئی قربانی اور خدمت کے میدان میں تیزی سے آگے بڑھتی جائے حضور نے فرمایا دنیا کے ہر کونے سے انصار کو، خدام کو، لجنات کو بلایا جا رہا ہے۔ آپ نے اگر دنیا کی اس آواز پر لبیک نہ کہی تو دنیا بھر میں اور کوئی جماعت ایسی نہیں جو اس کا جواب دے۔ اوّل تو اور کسی کو بلایا نہیں جا رہا۔ اگر بلایا بھی جا رہا ہے تو ان کے پاس وہ دل نہیں ہیں جو تڑپ اپنے اندر رکھتے ہوں۔ یہ مسیح موعود کی جماعت کو ہی اللہ تعالیٰ توفیق دے رہا ہے کہ وہ ساری دنیا کے تقاضے پورے کرے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب تقاضوں کے پورا کرنے کی آپ کو توفیق عطا کرے آمین۔

بعد ازاں حضور نے اجتماع انصار اللہ کی دینی ضرورت کے تحت نماز جمعہ و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

احباب جماعت اپنی حیثیت کے مطابق وقف جدید میں حصہ لیں

اگرچہ چندہ وقف جدید کی کم از کم شرح مبلغ -/۱۲ روپے فی کس سالانہ ہے تاہم مخلصین کا اخلاص تقاضا کرتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق اس میں حصہ لیکر نعمت خداوندی کا شکریہ ادا کریں۔

اعلان تعطیل

مورخہ ۹ نومبر ۱۹۸۲ء کو یوم اقبال کے سلسلے میں سرکاری تعطیل کی وجہ سے ادارہ الفضل کے دفاتر بھی بند رہیں گے لہٰذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہو سکے گا قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینجر)

ولادت

۱۲ ستمبر ۱۹۸۲ء کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو شادی کے ۸ سال بعد پہلی بچی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچی کا نام عطیہ بشریٰ تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو نیک خادمۂ دین۔ بابرکت عمر والی اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(عبدالستار ولد خوشی محمد ۳۲/۱ دارالفضل۔ ربوہ)

سفید موتیا کورس

CATARACT COURSE

1. Cataract Cure — کیٹرکٹ کیور
2. Cataract Tabs — کیٹرکٹ ٹیبلٹس
3. Cataract Drops — کیٹرکٹ ڈراپس
4. Cataract Powders — کیٹرکٹ پاؤڈرز

چھ ماہ کا کورس ۲۰۰/- روپے، چالیس روزہ ۶۰/- روپے

ناخونہ کورس Pterygium Course ۴۰ روزہ ۶۰/-

آنکھوں کی امراض کیلئے مندرجہ ذیل کیورز دستیاب ہیں

Eyes Cure — سوزش چشم۔ سپرنگ کٹار۔
Eyes Injuries Cure — آنکھوں کی چوٹ
Eyesight Cure — نظر کی کمزوری
Eye Ulcer Cure — آنکھ کا پھولا۔ زخم۔ السر
Foggy Eyesight Cure — نظر کا دھندلا پن
Glaucoma Cure — کالے موتیا کا خطرہ
Myopia Cure — دور کی نظر کمزور
Reading Diplopia Cure — پڑھنے میں دوہرے حروف
Reading Eyesight Cure — پڑھنے میں نظر کی کمزوری

-/۱۵ روپے فی کیور۔ ڈاک سے -/۵ روپے زائد۔
کیورز کی مکمل فہرست اور آئیز کیور گائیڈ مفت۔

لاہور آئیز کیور سنٹر: مبشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال
فیصل آباد آئیز کیور سنٹر: شاہ میڈیکو آئیز کچہری بازار
سرگودھا آئیز کیور سنٹر: مشہور جنیوئی دواخانہ کچہری بازار
شیخوپورہ آئیز کیور سنٹر: لاثانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ

Eye Cure Centre — ہر شہر اور علاقہ میں آئی کیور سنٹر قائم کرنے کیلئے دلچسپی رکھنے والی باحیثیت پارٹیاں ریڈ آئیز سے براہ راست رابطہ قائم کریں۔

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر 406 / 407